سوال

(272)میاں بیوی کی حیات میں وراثت کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے تین بیٹے اورایک بیٹی ہے، میاں بیوی خودبھی حیات ہیں شرعی اعتبار سے جائیداد کی تقسیم کیسے ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی کہ کس کی جائیداد کو تقسیم کرنا ہے، پھر زندگی میں یا مرنے کے بعد جائیداد تقسیم کرنے کا مسئلہ درپیش ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ وراثت کے سوالات خوب واضح کرکے لکھا کریں، زندگی میں انسان اپنی جائیداد کے متعلق خودمختار رہے۔ اپنی ضروریات کےلئے جتنی جائیداد چاہیے صرف کردے اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ البتہ اپنی اولاد میں تقسیم کرنے کےلئے مساوات کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ اس مساوات میں مردوزن کی بھی تفریق نہیں ہے، یعنی لڑکوں اور لڑکیوں میں برابر برابر تقسیم ہوگی۔ صورت مسئولہ میں بیوی کو صوابدیدی حصہ دے کرباقی جائیداد کو چار حصوں میں تقسیم کردیا جائے، تین لڑکوں اور ایک لڑکی کوایک حصہ دے دیا جائے، اگر بعدازموت تقسیم جائیداد کا مسئلہ ہے تواس کی دوصورتیں ہیں:

(الف) باپ کی وفات کے وقت اگرمذکورہ اولادزندہ ہوتوان میں جائیداد تقسیم اس طرح ہوگی کہ بیوی کا آٹھواں حصہ نکالنے کے بعد بقیہ سات حصے اولاد میں یوں تقسیم کردیے جائیں کہ لڑکے کودودوحصے اورلڑکی کوایک حصہ دیا جائے، یعنی کل جائیداد کوآٹھ حصوں میں تقسیم کرلیا جائے ایک حصہ بیوہ کےلئے دودوحصے فی لڑکے اورایک حصہ لڑکی کودے دیا جائے۔

(ب) ماں کی وفات کے وقت اگرمذکورہ اولاد زندہ ہوتوجائیداد تقسیم اس طرح ہوگی کہ خاوند کا چوتھا حصہ نکالنے کے بعد باقی تین حصے اولاد میں اس طرح تقسیم کردیے جائیں کہ لڑکے کولڑکی کے حصہ سے دوگنا ملے۔ صورت مسئولہ میں سہولت کے پیش نظر جائیداد کے کل 28حصے کرلئے جائیں ان کا1/4یعنی سات حصے خاوند کو، پھرچھ چھ حصے ہر لڑکے کواورتین حصے لڑکی کودیے جائیں۔

پہلی تقسیم :8/ بیوہ(1) لڑکا(2) لڑکا(2) لڑکا(2) لڑکی(1)=8

دوسری تقسیم :8/خاوند(7) لڑکا(6) لڑکا(6) لڑکا(6) لڑکی(3)=28 [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:286